سپاہِ صحابہ رضی اللہ عنہم

میں ہر مسلمان کی شمولیت کیوں ضروری ہے؟

تالیف
علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ

ناشر
اہلسنت والجماعت گلبرگ ٹاؤن

محمد عدنان فاروقی

متعلم :- جامعہ اشرفیہ کوئٹہ

سپاہِ صحابہ رضی اللہ عنہم

میں ہر مسلمان کی شمولیت کیوں ضروری ہے؟

تالیف

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ

ناشر

اہلسنت والجماعت گلبرگ ٹاؤن
(ڈسٹرکٹ سینٹرل)

مصنف کا مختصر تعارف

نام: مولانا ضیاء الرحمن فاروقی بن مولانا محمد علی جانباز بن میاں شرف الدین آرائیں۔

ضلع جالندھر کے قصبہ نکون کے رہنے والے تھے قیام پاکستان کے بعد فیصل آباد سمندری ہجرت کر لی تھی۔

ولادت: 4 مارچ 1953ء، خانیوال کی بستی سراجیہ اپنے ننھیال میں اس وقت ہوئی جب آپ کے والد مولانا محمد علی جانباز سکھر جیل میں تھے۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم 1958ء میں شروع کی۔ 1963ء میں پرائمری اول پوزیشن میں پاس کی۔ 1967ء میں جامعہ رشیدیہ سے حفظ مکمل کیا۔ 1968ء میں درس نظامی کا آغاز کیا اور 1975ء میں جامعہ خیر المدارس ملتان سے دورہ حدیث شریف مکمل کیا۔ عصری تعلیم پنجاب یونیورسٹی سے 1986ء میں بی اے تک حاصل کی۔

سپاہ صحابہ میں شمولیت: 10 فروری 1986ء کو آل پاکستان دفاع صحابہؓ کانفرنس میں باقاعدہ ناموس صحابہؓ کے تحفظ کی اس تحریک میں شامل ہوئے۔

جماعتی عہدے: دوران طالب علمی جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے سینئر نائب صدر رہے۔ 1978ء میں جمعیت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو کر امیر عزیمتؒ کے ساتھ مل کر کاروان اہلسنت بنائی۔ امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی شہادت 22 فروری 1990ء کے بعد سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ بنے اور تادم شہادت اسی عہدے پر رہے۔

گرفتاریاں: کل 12 مرتبہ گرفتاریاں ہوئیں پہلی گرفتاری 1973ء میں اس وقت ہوئی جب آپ کی عمر 20 سال تھی، بھٹو کے غیر اسلامی اقدامات کے خلاف تقریر کرنے کے جرم میں ڈسٹرکٹ جیل ملتان 15 دن تک قید رکھا اس وقت آپ باب العلوم میں طالب علم تھے اور آخری گرفتاری 20 نومبر 1995ء کو ملتان جیل میں ہوئی جو 18 جنوری 1997ء تک مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ہمراہ قید و بند میں گزاری۔

بیرون ملک اسفار: جماعتی دوروں میں سب سے پہلے 22 فروری 1990ء بروز جمعرات کو اس وقت آپ بنگلہ دیش روانہ ہوئے جب اسی رات ساڑھے آٹھ بجے کو مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی

شہادت کا سانحہ پیش آیا۔ افغانستان 8 تا 10 جولائی 1991ء، برطانیہ 1991ء، عرب امارات 2، 3 جنوری 1994ء، امریکہ 16 تا 27 اگست 1994ء، سعودی عرب 9 تا 17 دسمبر 1994ء، ہانگ کانگ 26 دسمبر 1994ء، برمنگھم لندن 1994ء۔

تصنیفات و تالیفات: آپ کی سب سے پہلی کتاب تذکرہ مفتی محمود جو کہ مفکر اسلام مفتی محمودؒ صاحب کی سیرت وسوانح پر دوران طالب علمی تحریر کی اور سب سے آخری کتاب "پھر وہی قید و قفس" جو شہادت سے 3 گھنٹے قبل مکمل ہوئی اس کے علاوہ تاریخی دستاویز، رہبر و رہنما، مقدمہ تاریخ کالا پانی، خمینی ازم اور اسلام، اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت، یورپ کے سنگین مجرم، فیصل ایک روشن ستارہ، گستاخ صحابہؓ کی شرعی سزا، سپاہ صحابہ کا نصب العین اور تقاضے، خلافت و حکومت، تعلیمات آل رسولؐ، خلافت ورلڈ آرڈر، طلوع سحر، امام مہدی وغیرہ کے علاوہ درجنوں مختصر کتابچے آپ کے قلمی شاہکار ہیں۔

شہادت: 8 رمضان المبارک 1417ھ بروز پیر بمطابق 18 جنوری 1997ء دن بارہ بجے سیشن کورٹ لاہور عدالت کے باہر کھڑی موٹر سائیکل میں نصب بم دھماکہ ہوا آپ اور مولانا اعظم طارق صاحب عدالت پیشی کیلئے آرہے تھے کہ آپ سمیت 26 افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

پسماندگان: آپ کے بھائیوں میں مولانا عطاء الرحمٰن، شہباز فاروقی، حاجی شفاء الرحمٰن، حاجی محمد طیب، انجینئر طاہر محمود، حاجی محمد عابد، چھوٹی بہن اور آپ کے چار بیٹے ریحان محمود، عثمان فاروق، نعمان، سلمان، تین بیٹیاں، ایک بیوہ اور سپاہ صحابہؓ کے ہزاروں کارکنان۔

جنازہ: پہلے شہداء مسجد لاہور میں مفتی محمد عیسیٰ صاحب کی امامت میں ادا کیا اور پھر سمندری میں تبلیغی جماعت کے رہنما مفتی زین العابدینؒ صاحب نے پڑھائی اور جھنگ میں مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور جامعہ محمودیہ میں مولانا حق نواز جھنگویؒ اور ایثار القاسمی شہیدؒ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ملنے کا پتہ: مرکز اہلسنت والجماعت، کراچی۔ فون: 021-37096992

اس تحریر میں آپ کو درج ذیل سوالوں کا جواب ملے گا۔

☆ عصر حاضر کی فکری اساس کیا ہے؟

☆ نئی نسل کو سب سے بڑے کس فتنے سے خطرہ ہے؟

☆ کیا سپاہ صحابہؓ کا پیغام وحدت امت کا آئینہ دار ہے؟

☆ کیا مادیت والحاد سے بچنے کا واحد راستہ صحابہ کرامؓ کی پیروی میں ہر قسم کے فتنے اور بدعات سے محفوظ رہنے کی ضمانت مضمر ہے؟

☆ قرآن وسنت کی تشریحات اور دین اسلام کی تعبیر کیلئے صراط مستقیم کیا ہے؟

☆ نئی نسل کو اسلام پر قائم رکھنے کا واحد راستہ کیا ہے؟

☆ صحابہ کرامؓ کی تعلیمات اور کارناموں سے شناسائی کی اہمیت کیا ہے؟

☆ سپاہ صحابہؓ میں شمولیت کیوں ضروری ہے؟

عصر حاضر کی فکری اساس کیا ہے؟

نئی نسل کو سب سے بڑے کس فتنے کا خطرہ ہے؟

دوسری جنگ عظیم 1939ء کے بعد جب سے دنیا میں صنعتی انقلاب کا آغاز ہوا، ہر طرف مادیت کے جرثوموں سے فکر ونظر کی وادیاں خشک ہوگئیں، اخلاق وہدایت کی روشنی ماند پڑگئی، فلاح وکامرانی کے ضابطے افادیت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یورپین، ایشیائی، افریقی اور اشتراکی ملکوں میں اخلاق انسانی کی قدریں تبدیل ہوگئیں، اعلیٰ کردار اور عمدہ اطوار کی جگہ معاشی اقدار نے لے لی۔ ہر جگہ خوراک، تجارت، صنعت اور محنت کی اہمیت نمایاں ہوتی رہی۔

مذہب کے پرکھنے اور نظریات کو جانچنے کے سارے معیار صرف "نان جویں" کے حصول کے گرد گھومنے لگے۔ ایک وقت تھا کہ کائنات عالم کے سب سے بڑے محسن حضرت محمد ﷺ اور آپ کے خلفاء کے کردار واخلاق نے اس وقت کی دو سپر طاقتوں ایران، روم اور اقوام عالم کے تمام نظریات وافکار اور مذاہب وادیان کو خیرہ کردیا تھا۔ عیسائیت و یہودیت اور مجوسیت مسلمانوں کے اخلاق کی تلوار سے اسلام کے آستانے پر جھک گئی تھی۔

محمدی شریعت کے اعلیٰ ضابطوں نے قیصر وکسریٰ کی سطوت اور ایک درجن سے زائد سلطنتوں کی عمارت کو زمین بوس کردیا تھا۔ 1400 سال تک پورے عالم کی فکری اور نظریاتی اساس، اعلیٰ اخلاق اور بے مثال معاشرتی قوانین تھے۔ صنعتی دور نے یہ اساس یکسر اکھاڑ کر رکھ دی، انسانی سوچ اور فہم وادراک کی بنیادیں ہی تبدیل کردیں۔ عہد حاضر کی فکری اساس "معاشی تعمیر" اور اقتصادی

برتری کے گرد گھوم رہی ہے۔ ہر قانون، ہر ضابطہ، انسانی زندگی کیلئے کتنا ہی عمدہ اسلوب میں پیش کیا جائے، قوموں کی تعمیر اور انسانیت کی سرفرازی اور سربلندی کیلئے بڑی سے بڑی کاوش کے ذریعے کیسا ہی دستور کیا جائے، خدائی احکام کی روشنی میں فطری قوانین کا کتنا ہی خوبصورت ڈھانچہ وضع کیا جائے، انسانوں کے محسن اعظم محمد ﷺ کی ابدی اور لازوال ہدایات کا کیسا ہی خوبصورت منشور انسانوں کے قلوب میں اتارا جائے مگر ہر جگہ آپ کو ایک ہی صدا، ایک ہی پکار، ایک ہی واویلا اور ایک ہی ضرورت کا اشتہار نظر آئے گا اور وہ ہے ''ضرورت اناج'' ہر انسان، ہر ملک، ہر قوم، ہر بستی، ہر قریہ بھوک اور معاشی تنگ دستی کے خاتمے کیلئے نبرد آزما ہے۔ ہر چیز تج کر اس نے روٹی، کپڑا اور مکان کے حصول کو محور زندگی اور متاع حیات قرار دیا ہے۔

اقوام عالم کی فطری اساس کی اس تبدیلی نے انسانوں کو ایک مشینی جانور بنا دیا ہے وہ صرف مادی ضرورتوں کا غلام بن کر مالک حقیقی اور اس کے بتائے ہوئے مقصد کو فراموش کر بیٹھا ہے۔

دنیا کے بیشتر ملکوں نے مادی ضرورتوں کے محلات تعمیر کر کے جب اندر کے انسان کو تلاش کیا تو وہ بے جان ہو چکا تھا۔ اس کی جمعیت کھو چکی تھی، اس کی ایک دوسرے سے ہمدردی کا جذبہ مٹ چکا تھا، معاشرتی اقدار اور عمدہ اخلاق، حسن سلوک، والدین کا احترام، بچوں پر شفقت، بزرگوں کی عزت، دکھی انسانوں سے محبت کا فطری حسن عنقاء ہو گیا تھا۔ اسلام نے اپنی اعلیٰ تعلیمات سے انسانیت کو وحدت کی جس لڑی میں پرویا تھا وہ یہ تھا۔

المومن للمومن کجسد واحد

''مومن مومن کیلئے ایک جسم کی طرح ہے''۔

مادی دنیا میں یہ تمام ضابطے ہار گئے تھے۔ گویا کہ انسانیت اپنی نشوونما کھو چکی ہے۔ پورے عالم کو وحدت امت اور ایک دوسرے کے غم میں شریک ہونے کا جو درس اسلام نے دیا تھا، وہ سبق جدید دور کی مادی ہوس نے فراموش کر دیا ہے۔ عورت کے اصلی زیور "حیاء" کو اس کے جسم سے اتار کر اسے آزادی کے نام پر برہنہ کر کے چوراہے میں کھڑا کر دیا گیا ہے۔ اسے انسانوں کی بستی میں تجارت کے ایک سودے کی شکل میں شوروم میں آویزاں کر دیا ہے۔ حریت نسواں کے نام پر اس کی نسوانیت اور حیا کے اصلی زیور کو چند ٹکوں کے عوض فروخت کر دیا گیا ہے۔

آج کے دور میں سب سے بڑا فتنہ دہریت، لامذہبیت اور دین سے بغاوت ہے۔ اگرچہ بیسویں صدی کے آغاز میں مذہب سے بغاوت کرنے والے آج خود ہی مذہب کی طرف واپسی کی راہ پر گامزن ہیں لیکن اس کا زہر ہر شعبے اور سوسائٹی میں ایسے طریقے سے سرایت کر چکا ہے، جس کے لئے زوداثر تریاق کی ضرورت ہے۔ بیسویں صدی کے آغاز میں جس طرح امت مسلمہ کی اکثریت نے فرانسیسی اور برطانوی استعمار کا جوا اتارا ہے اس کا تقاضا ہے کہ وہ لامذہبیت کے عفریت سے اپنا دامن بچا کر اسلام کے آراستہ حسن اور قرآنی تعلیمات کے جمال صباحت سے ہم آغوش ہو جائے۔

انسانوں کی تعمیر کیلئے جس روحانی غذا کی ضرورت ہے، انہیں بہم پہنچائی جائے.....ان کی فکری اساس کو ان کے فطری نظریات سے ہم آہنگ کیا جائے۔ مادیت اور لامذہبیت کے دیو نے پورے عالم کو جس طرح اپنے خونخوار پنجوں میں جکڑ رکھا ہے اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے ہمیں بہت محنت کرنا ہوگی۔

امت مسلمہ کا ہر فرد ایک داعی اور مبلغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اکناف عالم

کی گمراہیوں اور خدا اور رسول ﷺ سے بغاوت کرنے والے ماحول میں خاموش تماشائی کا کردار ادا نہیں کر سکتا۔ اس پر لازم ہے کہ وہ نئے عزم اور حوصلہ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو، معصیت و کفران کے طوفانوں میں ثابت قدم رہنے کیلئے اس کا جس جذبے سے سرشار ہونا ضروری ہے، وہ جذبہ ہمیں انگریزی، فرانسیسی اور اشتراکی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے سے میسر نہیں آ سکتا۔ اس ولولے کیلئے ہمیں عالم اسلام کے پورے نظام تعلیم کو خلفاء راشدینؓ، صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کے افکار سے ہم آہنگ کرنا ہوگا۔ اسلام کی عملی تصویر کے اس دور خلافت کو اس گرمی نفس اور جنبش فکر سے آراستہ کرنا ہوگا، جو نصف صدی تک دنیا کی دو سپر طاقتوں کے مقابلے میں محمدی آفتاب کے ذریعے ایک جہاں کو منور کر چکا ہے۔ عہد حاضر کی یونیورسٹیاں اور کالج ہمیں محمد بن قاسمؒ یا طارق بن زیادؒ نہیں دے سکتیں۔ انگریزی تعلیم سے آراستہ تعلیم گاہیں صلاح الدین ایوبیؒ، محمود غزنویؒ اور ٹیپو سلطان پیدا نہیں کر سکتیں..... اسلام کا نام لینے والا اگر غیر اسلامی تعلیم سے آراستہ ہو کر اسلام کے غلبے کا نعرہ بلند کرے گا تو اس سے بڑا اسلام سے کوئی مذاق نہ ہوگا۔

آج کے فکری اساس کو تبدیل کرنے کیلئے عالم اسلام کے ہر مفکر اور مجتہد کو سر جوڑ کر بیٹھنا ہوگا۔ لادینیت کا چنگھاڑتا ہوا دیو ہماری تہذیب اور کلچر پر پنجے گاڑ چکا ہے۔ مذہب سے بغاوت اور دین سے دوری نے اسلام کے کئی لعل و گہر چھین لئے ہیں۔ مسلمانوں کی فکری اساس صرف معاشی ترقی کی بجائے، اخروی کامیابی اور دنیوی تعمیر کے اسلامی اصولوں کی آئینہ دار ہونی چاہئے۔ یہ اساس کیسے تبدیل ہوگی، یا نئی بنیاد کیونکر استوار ہوگی، نیا ڈھانچہ کس زاویہ سے تیار ہوگا۔ اس کیلئے غیر اسلامی افکار کا ہر سوتہ بند کرنا ہوگا، لادینی نظریات کے ہر

دو ٹیچ پر عمل کرنا ہوں گے۔ مسلمانوں کو منافق یا تقیہ باز بننے کی بجائے سچا اور کھرا مسلمان بننا ہوگا۔ مسلمان کہلا کر کفر کے ارتکاب اور اسلام کا حامل ہو کر لادینیت کے فروغ کا فریب ہر سطح پر بند کرنا ضروری ہے۔

مسلمانوں کی فکری اساس مادیت کے طوفانوں میں باقی رہ سکتی تھی لیکن کیونکر......؟ اقوام عالم کی خامہ فرسائیوں اور ظلمت دہر کے تھپیڑوں میں بھی اس کو فروزاں کیا جاسکتا تھا...... مگر کیسے؟

جدید ترقی اور خالص دہریت زدہ سوچ کی موجودگی میں بھی یہ چراغ روشنی دے سکتا تھا مگر کس سبب سے......؟ ہاں اگر امت مسلمہ قرآن و حدیث کے متن کی تفہیم میں پہلے ہی عہد کو کسوٹی بناتی، قرآن کے اولین مخاطبین کے طرز زندگی کو حرز جان قرار دیتی، صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ سے فہم قرآن وسنت کیلئے دریوزہ گری کرتی...... جاہلیت جدیدہ سے نبرد آزما ہونے کیلئے جاہلیت قدیمہ سے ہم کلام ہونے والوں سے رہنمائی حاصل کرتی...... ہر قانون کی یادداشت، ہر ضابطے کی عملی تصویر، ہر مشق کا پریکٹیکل نمونہ، ہر متن کی اصلی تعبیر، ہر اجمال کی حقیقی تفصیل، ہر نکتے کا اصلی حل اسی آئینے سے حاصل کرتی، جس نے آفتاب نبوت کی تابش ضیاء سے براہ راست لمعہ افروزی کی تھی۔ محمدیؐ چراغ کی روشنی سے احاطہ عالم کو منور کیا تھا، خدا اور رسول ﷺ کی تعلیمات کے نور سے صحن چمن کو جگمگ کیا تھا۔ بنجر قلوب کو فطری اصولوں کی روشنی سے راحت زار بنایا تھا۔ انسانوں کی فکری "اساس" کو مادیت و مغربیت اور دہریت و لادینیت سے محفوظ رکھنے کیلئے محمدیؐ رفقاء (صحابہ کرامؓ) کی عالمگیر اور آفاقی رہنمائی کی اشد ضرورت ہے۔

سپاہ صحابہؓ ایک طرف انسانوں کی فکری "اساس" کے اس حقیقی مرکز کو ہر قوم اور ملک کے سامنے متعارف کرا رہی ہے، دوسری طرف اس اساس کو منہدم اور

مضمحل کرنے والے اسباب وعلل کو مٹانا چاہتی ہے۔ فکری تباہی کے گرداب میں جاں بلب دنیا کا ہر مسلمان اسلام کا دامن تھام کر ہی ضلالتوں کے طوفان سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ معصیتوں کی آلائشوں سے دامن بچا سکتا ہے، کفر وشرک سے محفوظ ہوسکتا ہے، لیکن دامن اسلام کو تھامنے اور قرآن وسنت سے سچی رہنمائی کیلئے ذاتی خیال اور رائے کے بجائے فہم اسلام کیلئے (صحابہ کرامؓ) پہلے لوگوں ہی کے وجدان وادراک کو معیار بنایا جائے۔

اس طرح ایک طرف کم مائیگی کی گمراہی سے ہر شخص محفوظ ہوگا، دوسری طرف قرآن وسنت کے حقیقی حکم کی بجا آوری بھی ہوسکے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

1۔ فان امنو بمثل ما امنتم به فقدا هتدوا (القرآن)

”اگر وہ صحابہ کرامؓ کی طرح ایمان لائیں تو ان کا ایمان معتبر ہے، ورنہ گمراہی ہے“۔

2۔ علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین. (الحدیث)

”تم پر میری اور میرے خلفاء کی سنت کا پکڑنا لازم ہے“۔

3۔ اصحابی کاالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم. (الحدیث)

”میرے صحابہؓ ستاروں کی طرح ہیں جس کے پیچھے چلو گے کامیاب ہوجاؤ گے“۔

سپاہ صحابہؓ کا پیغام وحدت امت کی علامت ہے:

پاکستان جیسے نظریاتی اسلامی ملک میں دینی جماعتوں نے جب بھی ”نفاذ شریعت“ کا مطالبہ کیا، انگریزی تعلیم وتہذیب سے آراستہ اور دین محمدیؐ سے ناواقف حکمرانوں نے اس مطالبہ سے جان چھڑانے کیلئے کہا ”کس فرقے کا اسلام نافذ کریں“۔ اسلام کا نام لینے والے کئی فرقوں کی آڑ میں اس جدوجہد کو

سبوتاژ کیا گیا۔ برصغیر میں بدقسمتی سے چند فروعی اور فقہی اختلاف رکھنے والے اہلسنت کے تین گروہوں (بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث) میں کئی مرتبہ آنحضرتؐ کے نور یا بشر، حاضر و ناظر ہونے کے علاوہ نماز میں مقتدی کے لئے رفع یدین کرنے یا بلند آواز میں آمین پکارنے کے مسائل جنگ و جدل اور منازعہ ومجادلہ کی صورت اختیار کر گئے۔

بسا اوقات تعبیر کے معمولی فرق اور مختلف مسائل میں قرآن وسنت کی تشریح وتفصیل کے اجتہاد و تفاوت نے اسے ہر مسئلہ سے اہم مسئلہ بنا دیا۔ بعض مواقع پر نچلی سطح کے بعض ناواقف اور نادان لوگوں نے فروعی مسائل کو بنیادی اختلافات کا رنگ دے کر مسلم امہ کے مابین ایسی محاذ آرائی کو فروغ دیا کہ یہ جھگڑے کفرو اسلام کی جنگوں کا نقشہ پیش کرنے لگے۔

علماء دیوبند کے بعض اکابر کی تحریروں کا ان کے علی الرغم ایسا مفہوم متعین کیا گیا، جس سے کتابوں کے مصنفین آخر دم تک برأت کا اظہار کرتے رہے۔ ادھر وفات کے نام پر بعض رسوم کو شریعت اسلامیہ کا حصہ قرار دینے والوں نے سنت و بدعت کی ذاتی تشریح کو حرف آخر قرار دے دیا۔ اسی طرح مقلد، غیر مقلد، حنفی کے اختلاف کی صورت میں زیر بحث رہے۔

ہر آڑے وقت میں پاکستان میں خصوصی طور پر جب بھی مسلمانوں کے اتحاد اور ملی یگانگت کی ضرورت پڑی تو وہ اسلام ہی کا تشخص تھا۔ اس سلسلے میں "مسئلہ ختم نبوت" "نظام مصطفیؐ" اور ناموس رسالتؐ ایسے اسلامی نعروں کے ذریعے پوری قوم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا گیا۔ تحریک ختم نبوتؐ 1953ء اور 1974ء میں آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے حسین اور خوبصورت عنوان نے مسلمانوں کو ایک مرکز پر اکٹھا کر دیا۔ 1977ء میں تحریک نظام مصطفیؐ کے

ذریعے ساری قوم متحد ہوئی۔ بے نظیر کے دور حکومت میں 27 مئی 1995ء "ناموس رسالت ﷺ" کے عنوان پر آنحضرت ﷺ کے گستاخ کیلئے سزائے موت یقینی بنانے کیلئے ہونے والی ہڑتال کے ذریعے ہر مسلمان وحدت کی شاہراہ پر گامزن ہوا۔ مذکورہ تینوں عنوانات نے مسلم قوم کو مختلف اوقات میں ایک جگہ جمع کر دیا۔

سپاہ صحابہؓ کے قیام 6 ستمبر 1985ء کے بعد مسلم امہ میں ایک مرتبہ وحدت ملت کی ایسی سوچ نمودار ہوئی، جو مستقل اور پائیدار اتحاد کی ضمانت بن گئی۔ بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث کے مابین ہونے والے گھر گھر کے جھگڑے اور فروعی لڑائیاں دم توڑ گئیں۔ چونکہ "سپاہ صحابہؓ" کی عالمی اور فکری کاوش کا محور ناموس صحابہؓ کے تحفظ اور "خلافت راشدہ کے احیاء" کے گرد گھوم رہا ہے۔ اس جماعت کے بانی امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے بین الاقوامی فکر اور مسلم اتحاد کی حقیقی خواہش نے آپ کی شہادت (22 فروری 1990ء) کے بعد وحدت کے تصور میں ایسا رنگ بھرا کہ صرف سات سالوں میں ملک بھر سے مجموعی طور پر مسلم قوم کے باہمی جھگڑے حیرت انگیز حد تک برائے نام رہ گئے۔ مسلمانوں کے ہر طبقے بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث نوجوانوں کی بڑی تعداد جب سپاہ صحابہؓ کے پلیٹ فارم پر جمع ہوئی تو مسئلہ ختم نبوتؐ، مسئلہ نفاذ شریعت، مسئلہ ناموس رسالتؐ کی طرح "تحفظ ناموس صحابہؓ و اہل بیت" بھی وحدت امت کی علامت بن گئی۔

ایرانی انقلاب 11 فروری 1979ء کے بعد جب سے خمینی اور اس کے حواریوں کی طرف سے صحابہ کرامؓ اور خلفاء ثلاثہؓ کی تکفیر کو دنیا بھر میں عام کیا گیا، اس وقت ہی سے تحفظ ناموس صحابہؓ کی عالمی فکر ہر طبقے اور مسلمانوں کے ہر گروہ

میں پروان چڑھنے لگی۔ علماء دیوبند کے سرخیل مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی نے بھارت میں پاکستان کے علماء، اہل حدیث کے زعیم اور امام علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ اور علماء بریلوی میں علامہ بشیر چشتی گولڑوی، علامہ غلام عباس نوری، علامہ شفاعت رسول نوری، علامہ عارف چشتی شہیدؒ نے اسی فکر کو جلا بخشی، جس کی صدا قائد علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے بلند کی تھی۔ پاکستان کے ہر شہر اور قصبے میں مسلم فرقوں بریلوی، دیوبندی اور اہلحدیث کے مابین ہونے والے تنازعات میں کمی اور لڑائیوں کا خاتمہ "سپاہ صحابہؓ" کا تاریخ ساز کارنامہ ہے۔ جس طرح ہر دور میں مسلمان کا فکری ارتقاء اپنے اپنے ماحول کی ضرورتوں کا رہین رہا۔ 50 سال قبل دنیا بھر کے مسلمان انگریزی اور فرانسیسی استبداد سے نبرد آزما تھے۔ آزادی کے بعد قادیانیت کے خلاف یک زبان ہوئے، وقتاً فوقتاً لادین حکمران اور انگریزی زلہ خواروں سے نبرد آزمائی بھی امت مسلمہ کا خاصہ رہی ہے۔

ایرانی انقلاب کے بعد دنیا بھر میں مسلمانوں کا فکری محور عقیدہ خلافت راشدہ کے اثبات اور تحفظ ناموس صحابہؓ کے گرد گھومنے لگا۔ دنیا کا ہر ملک جس طرح ایرانی افکار کے اثرات اور خمینی کے شیعی انقلاب سے بیزاری کا اظہار کر رہا ہے۔ سعودی عرب، مصر، لبنان، ترکی، بحرین، کویت، متحدہ عرب امارات، بنگلہ دیش، افغانستان اور پاکستان کی کوئی قابل ذکر جماعت اور کوئی مستند ادارہ خمینی کے دعویٰ اسلامیت کی تائید کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اسی طرح دنیا کے تمام اسلامی ملکوں میں ناموس صحابہؓ کے تحفظ کا نظریہ اور خلافت راشدہ کے احیاء کا عالمی فکر بھی برابر پروان چڑھا ہے۔ ہر عہد کے فتنوں کی طرح خمینی نظریات کو اسلام کے مقابلے میں ایک متوازی فکر قرار دیا گیا ہے۔ علماء اسلام کے تمام مکاتب فکر اس عنوان پر متحد و متفق نظر آتے ہیں کہ حضرات خلفاء ثلاثہ کی تکفیر کا خمینی نظریہ کھلا کفر اور غیر اسلامی نقطہ نظر

ہے۔ ایسے افکار کو اسلام قرار دینا اسلام سے بدترین مذاق ہے۔

مصر کے ڈاکٹر فتحی اور لبنان کے علماء اہلسنّت کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ ایران اور شام کی مسلم اور سنی اقلیتوں نے بھی خمینی کے شیعی افکار کو کفر اور غیر اسلامی نقطہ نظر کا حامل قرار دیا ہے۔ سپاہ صحابہؓ نے صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کی توہین و تنقیص اور تکفیر و تفسیق کو قابل تعزیر جرم قرار دیا ہے تو یہ اس کی ذاتی رائے یا تفرد نہیں بلکہ اس نقطہ نظر پر بھی پوری مسلم قوم متفق نظر آتی ہے۔ عصر حاضر کے اس سب سے اہم دینی مسئلے کی طرف توجہ دلانا ''سپاہ صحابہؓ'' کا شرعی فریضہ ہے۔

امت مسلمہ پر لازم ہے کہ اسلام کی حفاظت کے سب بڑے معیار صحابہ کرامؓ کو قرآنی حکم کے مطابق معیار ہدایت سمجھے اور پھر انہی کی تعلیمات کی روشنی میں قرآن و حدیث سے شناسائی حاصل کرے۔ نئی نسل کو صحابہ کرامؓ کے کارناموں کے ذریعے اسلام سے وابستہ رکھنے کی جدوجہد کرے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ امت مسلمہ کی وحدت کی علامت قرار پایا ہے بعینہ تحفظ ناموس صحابہؓ اور عقیدہ ''خلافت راشدہ'' بھی مسلم فرقوں کے اتحاد کی علامت ہے۔

عصر حاضر کی یہی وہ وجہ مشترک ہے، جس کے جلو میں ملت اسلامیہ کا ہر فرد غلبہ اسلام کی جدوجہد کر سکتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے آئینہ خانہ کے تناظر میں اسلام کی جدوجہد کرنے والا مسلمانوں کی اجتماعی ہمدردی حاصل کر سکتا ہے۔ اسلام کی وہ تعبیر جو صحابہ کرامؓ نے پیش کی ہے، یہی تعبیر ہر قسم کے تعصبات اور فروعی اختلافات سے بچا کر صراط مستقیم پر گامزن کر سکتی ہے۔ ہماری اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ ہر مسلمان خواہ وہ کسی بھی مشرب اور گروہ سے تعلق رکھتا ہو، اسلام کی عالمگیر

دعوت کیلئے صحابہ کرامؓ کے دامن سے وابستہ ہوکر عصر حاضر کے سب سے بڑے دینی فریضہ سے عہدہ براہو سکتا ہے۔

سپاہ صحابہؓ...... اسلام کے دفاع، اسلام کے فروغ، اسلامی اقدار کے احیاء، اسلامی شریعت کے نفاذ، اسلامی تعلیمات کے ابلاغ اور اسلام کے ہر شعبے کی حفاظت کیلئے صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہلبیت عظامؓ کے افکار کو مرکز ومحور قرار دیتی ہے۔ اس لئے دنیا بھر کا ہر مسلمان جس نہج پر بھی اسلام کی خدمت کرنا چاہتا ہے، سپاہ صحابہؓ اس کیلئے محمدی جماعت کی تعبیر وتشریح کا ایسا چراغ روشن کررہی ہے جس کی لمعانیت سے دنیا کے ہر اندھیرے کو منور کیا جاسکتا ہے، اسلام کے ہر شعبے میں بلاخوف وخطر آگے بڑھا جاسکتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کو معیار بنانے سے انسان جدید فرقہ بازی کی بحث اور تعصبانہ گروہ بندی سے محفوظ رہ سکتا ہے:

عہد حاضر میں برصغیر پاک وہند میں مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کو اس تلخ حقیقت کا سامنا ہے کہ اہلسنت میں بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث تین طبقوں میں ہر ایک کو سچا سنی اور اہلسنت ہونے کا دعویٰ ہے۔ چھوٹے مسائل کے اختلاف کے باوجود ہر ایک اپنے آپ کو حق وصداقت کا حامل قرار دے رہا ہے۔ نئی نسل کی بڑی تعداد حق کی تلاش میں کنفیوژن کا شکار ہے۔ ہر مولوی، ہر نہج اور ہر محقق کے دعویٰ حقانیت کو پرکھنے کا راستہ کیا ہے؟ اختلافات کی اس وسیع خلیج میں صراط مستقیم کس نہج اور طریقے کو قرار دیا جائے گا؟ کیا قرآن و حدیث کی وہ تشریحات جو آج کے دور میں ہر مکتب فکر پیش کررہا ہے۔ بلاچوں و چراں تسلیم کرلی جائیں؟ ہر دعویٰ کو سچا مان لیا جائے؟ اس صورت میں تو حق و صداقت کے حقیقی مرکز ومصدر کئی گروہ قرار پاجائیں گے، متضاد افکار ہی جادہ حق

پر براجمان ہو جائیں گے۔ عام مسلمان فکری انتشار اور گروہی تنازعات کے گرداب میں جاں بلب ہو جائے گا۔

ظلمت و ہم کے ایسے اندھیرے میں صحابہ کرامؓ کے افکار ہی روشنی مہیا کر سکیں گے، جن کو معیار اور کسوٹی قرار دینے والا کبھی صراط مستقیم کے بارے میں اضمحلال اور عدم طمانیت کا شکار ہو نہیں سکتا ہے۔

فرقہ وارانہ اختلافات، فقہی اور فروعی مسائل کے تفاوت، سنت اور بدعت کی تمیز، قرآن و حدیث کا صحیح مفہوم متعین کرنے کا حقیقی اور سچا طریقہ بلا تامل اس کے سامنے روشن ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ قرآن اور احادیث رسول ﷺ کے پہلے مخاطب صحابہ کرامؓ سے بہتر اس کے مفہوم و معانی اور مطالب و مفاہیم کو کون واضح کر سکتا ہے۔

قرآن و حدیث کی تعبیر کیلئے صحابہ کرامؓ کی چوکھٹ پر سر رکھنے والا، محمدی جماعت کے آستانے پر جبہ سائی کرنے والا اسلام کے کسی بھی مسئلے میں فکری اور نظریاتی کم مائیگی اور علمی اور ابدی ہدایت کی روشنی سے محروم نہیں ہو سکتا۔ زمانوں کے مدو جزر اور قوموں کے نشیب و فراز اس کے ایمان کو پژمردہ نہیں کر سکتے۔

سپاہ صحابہؓ دیانت داری کے ساتھ یہ سمجھتی ہے کہ قرآن و سنت کی حقیقی تعلیم صحابہ کرامؓ کی رہنمائی کے بغیر میسر نہیں آسکتی۔ جن لوگوں نے اس دریچے سے صرف نظر کیا، وہ کبھی اہل قرآن کے نام پر منکر حدیث ہو گئے۔ دعویٰ مسیحیت کے نام پر منکر ختم نبوت کہلائے، حب اہل بیت کے دعوؤں کے فریب میں دشمن اسلام قرار پائے۔

کسی نے معراج کا انکار کیا، کوئی معجزات رسول ﷺ سے پہلو تہی کرنے لگا، کوئی نور و بشر کی بحث میں الجھ کر جادہ مستقیم سے ہٹ گیا، کوئی محبت اولیاء میں

توحید الٰہی سے دامن کش ہوا، کوئی کرامات اولیاء میں کھو کر تصوف کی اصلی شاہراہ سے ہٹ گیا۔ کسی نے سنت رسول ﷺ سے منہ موڑ کر بدعات کو حرز جاں بنایا، کوئی قرآن کے ظاہری مفہوم کو دیکھ کر اس کے حقیقی مقتضی کا انکار کر بیٹھا۔

جس شخص یا قوم نے بھی قرآن و حدیث کو سمجھنے کیلئے صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کی تعلیمات سے منہ موڑا، وہ اپنے اپنے زمانوں میں ضلالت و غوایت کے ایسے ایسے گہرے گرداب میں اوندھے منہ گرے، جہاں افکار اور من گھڑت نظریات نے انہیں طویل مدت تک فکری گمراہی کا سزاوار بنائے رکھا۔ صحابہ کرامؓ کے ذریعے اسلام کی رہنمائی حاصل نہ کرنے والا ایک وہ گروہ ہے جو اپنے تئیں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور انگریزی تعلیم و تمدن میں سرتاپا ڈوبا ہوا ہے۔ اس کی اکثریت بھی اگر اسلام پر عدم اعتماد اور دینی اقدار سے منحرف نظر آتی ہے تو اس کی وجہ بھی اسلام کیلئے حقیقی مرکز سے ریزہ چینی نہ کرنا ہے۔ اسلام کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے والا اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتا کہ اسکو سمجھنے کیلئے کسی نہ کسی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ وہ رہنمائی صرف ''صحابہ کرامؓ'' کی تعلیمات سے وابستہ ہے۔

ہاں... اگر کسی مسئلے میں صحابہ کرامؓ کا بھی اختلاف ہو تو آپ کو اسلام نے یہ بھی اجازت دی ہے کہ دونوں نقطہ ہائے نظر میں کسی پر بھی عمل کریں تو آپ ضرور ہدایت پا جائیں گے۔

قرآن و سنت کی تشریحات اور دین اسلام کی تعبیر کیلئے صراط مستقیم کیا ہے؟

عصر حاضر کے تمام تعصبات، فروعی مسائل کی جنگ، معمولی اختلافات سے نکلنے کا واحد حل۔ ''صحابہ کرامؓ کے ذریعے قرآن و حدیث کا ادراک ہے''۔

یہ ایسی شاہراہ ہے، یہی ایسا آئینہ خانہ ہے، یہی ایسا روشن اور تابندہ راستہ

ہے، یہی ایسا اولوالعزم اور تاباں نقطہ نظر ہے، جس کے ذریعے بدعات کے محلات زمین بوس ہو جاتے ہیں۔ فروعی اختلافات کی آگ سرد ہو جاتی ہے، عقائد و افکار میں عجمی افکار کی آمیزش ختم ہو جاتی ہے، کفر و شرک اور معصیت و گناہ کے سارے دریچے بند ہو جاتے ہیں۔ اسلام میں پراگندہ افکار کی آمیزش کی خطرات ٹل جاتے ہیں، معنی و مفہوم کے زیر و بم تعبیر و تشریح کی بوقلمونی صفحہ ہستی کی طرح مٹ جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کے افکار کی روشنی میں قرآن عظیم اور احادیث رسول ﷺ کا حقیقی مقتضیٰ اور اصلی تقاضا ایسے تابناک عنوان کے ذریعے سامنے آتا ہے، جس سے انسانیت کو تمام دکھوں کا علاج مہیا ہو جاتا ہے۔

محمدی جماعت کی تشریحات نے کائنات عالم کے تمام مسائل کا حل خدائی اور محمدی دستاویز کی صورت میں انسانوں کے سامنے آویزاں کر کے اسلام کی کاملیت کو آشکار کیا ہے۔ سپاہ صحابہؓ اسلام کی اسی تفسیر و توضیح کو تسلیم کرے گی، جس پر آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے مہر تصدیق ثبت کی ہوگی۔ صحابہ کرامؓ نے جن فرامین کو آنحضرت ﷺ کی احادیث قرار دیا، وہی احادیث ہیں۔ قرآنی رموز اور محمدی اسرار کی وضاحت ہم صرف صحابہ کرامؓ سے مانگتے ہیں۔

مذہبی اختلافات کے دور جدید میں یہی نسخہ کیمیا ہے، فرقہ وارانہ تعصبات کے زہر کا یہی تریاق ہے، فروعی مسائل کی اونچ نیچ کا واحد حل یہی اسوہ حسنہ ہے، صحابہ کرامؓ کا فکر ہی طمانیت و قرار کا ضامن ہے، عافیت و امن کا گہوارہ ہے، اسلام کے خلعت امن کا شاہکار ہے، محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کی تشریح و تفصیل ہے۔

افکار و توہمات کے ہجوم سے مایوس لوگو.... فکر و نظر کی غوغا آرائی سے مضمحل اقوام.... تمہاری ہر بیماری کی شفا، ہر دکھ کی دوا، ہر مشکل کا حل، ہر کرب کے زخم کا

علاج، ہر مردہ فکر کی آسودگی کا نسخہ...... صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ...... کی تعلیمات ان کی زبان سے نکلی ہوئی قرآن وحدیث کی تشریحات ہیں..... لاعلاج مریضوں، فکری اور نظریاتی بیماروں کیلئے صلائے عام ہے نکتہ دان کیلئے۔ حقیقت واصلیت کے مذکورہ اظہار کے بعد ہم ہر مسلمان سے التماس کریں گے کہ وہ دنیا کے جس خطے اور گوشے میں مقیم ہے، جس شعبے اور سوسائٹی میں کام کر رہا ہے، ملازمت، محنت مزدوری اور کاروبار، تجارت کے جس طرز پر گامزن ہے، وہ ناموس صحابہؓ کے تحفظ اور غلبہ اسلام کی جدوجہد کیلئے سپاہ صحابہ میں شمولیت اختیار کرے۔ مدح صحابہؓ کے فروغ اور ردقدح صحابہؓ کے اظہار کیلئے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں، محافل صحابہ کرامؓ قائم کرے، صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کی تعلیمات کے فروغ کیلئے زبان وقلم اور تحریر وتقریر کے ذریعے حتی المقدور کوشاں رہے۔

ضروری نہیں کہ سپاہ صحابہ کو پیش آمدہ مشکلات میں اپنا حصہ ڈالے وہ ایک خاموش مبلغ، بے ضرر عاشق زار کی طرح اس کوچے میں صحرانوردی بھی کر سکتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی تعلیمات کے فروغ کا کام کسی نام کے بغیر سرانجام دے سکتا ہے۔ اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور مدارس عربیہ میں صحابہ کرامؓ کے افکار کی مہک پھیلا سکتا ہے، صحابہؓ دشمنوں کے خلاف آواز بلند کرنے کی قوت نہ رکھنے والا مسلمان بھی حضرات صحابہ کرامؓ کی تعلیمات کے ابلاغ کے عنوان پر اس عظیم جدوجہد میں شامل ہو سکتا ہے۔

عہد حاضر میں جہاں مسلم امہ کی زبوں حالی میں مغربی الحاد اور لادینیت کا سب سے بڑا دخل ہے، وہاں صحابہ کرامؓ کے افکار سے محرومی نے بھی ہمارے نظریاتی زوال میں اہم کردار ادا کیا ہے، حکما تو دنیا کا ہر مسلمان صحابہ کرامؓ اور اہل

بیت عظام کا سپاہی ہے، حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کو آنحضرت ﷺ کے بعد مقتدی ماننے والا ہر شخص ہمارا رضا کار ہے، تاہم اگر وہ فکری وحدت کے اس دائرے میں داخل ہو جائے، جو اس عظیم مشن کیلئے برسرِ پیکار ہے تو اس کے کام کی روشنی اس کے پورے ماحول کو منور کر سکتی ہے، اس وقت تعلیمی اداروں کے علاوہ کارخانوں، فیکٹریوں کے مزدوروں، زمینداروں، کسانوں، تاجروں اور عام مسلم نوجوانوں کے ہر فرد پر سپاہ صحابہؓ کے افکار کے فروغ کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے..... ہمیں بلا چوں و چراں اس دعوت کو عام کرنے اور اس لائحہ عمل کو گھر گھر تک پہنچانے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیے۔

جدید نسل کو اسلام پر باقی رکھنے کا سب سے بڑا ذریعہ صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کی تعلیمات سے شناسائی ہے

راقم نے دنیا کے دو درجن سے زائد مسلم اقلیتی ملکوں میں بطور خاص اس حقیقت کو ملاحظہ کیا ہے کہ دنیا بھر کا مسلمان اپنی اولاد اور نئی نسل کی تعلیم و تربیت کے باب میں سخت بے چینی اور اضطراب کا شکار ہے، اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ اسلامیت کو اپنی اولاد کے قلوب و اذہان میں کس طرح آویزاں کرے، اپنے ملکوں کی معاشرتی قباحتوں، مغربی تہذیب و تمدن کی آلائشوں، انگریزی اور امریکی اسکولوں کی تعلیمی اور فکری روایتوں سے یکسر منحرف ہو کر وہ اپنی نسل کی دینی تربیت کس طرح کرے؟

اصلاح عمل کیلئے وہ کونسا راستہ اختیار کرے جس کے باعث اس کے لڑکے اور لڑکیاں اس کے آبائی دین اسلام پر قائم رہ سکیں؟ جدید الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی تہذیبی گمراہیوں کے چنگھاڑتے ہوئے منہ سے بچانے کیلئے وہ کدھر جائے؟ انسانی زندگی کی متاع و مال کو گنوانے کے بعد تو کمایا بھی جا سکتا ہے، وہ

کسی بھی ذریعے دوبارہ دولت، دنیا پا سکتا ہے لیکن اگر اس کا قیمتی اثاثہ اولاد ہی اس کے دین سے نکل گئی، اس کی تہذیب یعنی اسلامی افکار سے باغی ہوگئی، اس کی ساری زندگی لٹ گئی، تو اب وہ کیا کرے؟ کہاں صدا لگائے؟ کتنے لوگ ہیں جن کے لڑکوں نے تہذیبی خودکشی کر کے ہندو بن کر ہندو لڑکیوں سے شادیاں کیں، کئی مسلم دوشیزائیں ہیں جو گوروں سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں، یہ دکھ کس کے سامنے روئے؟ یہ آواز کہاں بلند کرے؟ کس سے غوغا آرائی کرے؟ دولت کے حصول کیلئے در در کی ٹھوکریں کھانے والا اولاد سے دامن کش ہوکر کس گڑھے میں چھلانگ لگائے؟

مسلم تارکین وطن اور اقلیتی مسلم آبادیوں کا یہ کرب اور دکھ آپ کو دنیا کے ہر ملک میں واضح طور پر نظر آئے گا، ادھر مسلم اکثریتی آبادی کے ملکوں کی نئی نسل بھی جدت طرازی کی چکا چوند روشنی میں اسلام کی تہذیبی اقدار کو فراموش کر چکی ہے، ہر جگہ عریانیت و فحاشی اور میڈیا کی بے حیائی نے بے غیرت اور حیاء کے سارے زیور اتار کر انسان کو چوراہے میں ننگا کر دیا ہے۔ والدین حیرت و استعجاب میں تاکتے تاکتے مجبور محض ہو گئے ہیں، اسلام کی فکری بنیادیں اکھڑ رہی ہیں، محمدی تہذیب کا گلشن مرجھا رہا ہے، سارا ماحول لادینیت کے تعفن سے اٹا پڑا ہے، بڑے بڑے مسلم گھرانے جن میں کبھی تہجد کی نماز قضا نہیں ہوتی تھی، اب وہاں فرائض الٰہی پر عمل کرنے والا بھی نظر نہیں آتا۔

انگریزی تعلیم تو عیب نہ تھی لیکن اس کے اندر سے جب انگریزی تہذیب برآمد ہوئی تو اس نے مسلمان کی اسلامیت پر شب خون مار کر اسے محمدی انسان کی بجائے انگریزی اور مغربی حیوان بنا دیا۔

فکر اسلامی کے گرد گھومنے والے اذہان فسق و فجور اور معصیت و کفران کی

وادیوں میں ایسے گرے کہ انہوں نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا اور ان کے کردار نے عظمت رفتہ کو قصہ پارینہ بنادیا، من گھڑت ناولوں، جاسوسی کہانیوں، ششدر کردینے والی تحریروں، بے بنیاد افسانوں نے ایسا رنگ دکھایا کہ ایک مسلمان کے سامنے اس کی اپنی تاریخ شرما کر ہار گئی۔ اس کا ماضی روٹھ کر منہ موڑ گیا، اس کے اسلاف کی کہانیاں بے اثر ہوگئیں، اس کے درخشندہ اوراق جن سے غیر مسلم قوموں نے حظ وافر حاصل کیا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ضروری ہے کہ ضلالت وگمراہی کی ان وادیوں میں روشنی حاصل کرنے کیلئے ایک دفعہ پھر ہم صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کی تعلیمات ریزہ چینی کریں۔

صحابہ کرامؓ کے جنگی کارناموں اور جرات وبسارت پر مشتمل حیرت انگیز سچے واقعات سے نئی نسل کو ہم آغوش کریں۔

شیکسپئر کے ڈراموں کی بجائے انہیں خالد بن ولیدؓ کی سچی روایات سے مزین کریں۔ ہٹلر او موسولینی کی بجائے انہیں حضرت سعدؓ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ، حضرت طارق بن زیادؒ، حضرت محمود غزنویؒ، حضرت صلاح الدین ایوبیؒ اور حضرت محمد بن قاسمؒ کی سچی کہانیوں سے روشناس کرائیں، دنیا بھر میں مسلمان جہاں بھی مقیم ہے اس کی اصلاح، اس کے ایمان کی تازگی، اس کی دینی رہنمائی، عملی اصلاح، صحابہ کرامؓ کے افکار ونظریات سے رہنمائی حاصل کرنے میں مضمر ہے، مسلم خواتین کے لئے سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ، سیدہ عائشہؓ اور سیدہ فاطمہؓ کے تابناک کردار سے بہتر کوئی کردار نہیں، نئی مسلم جوان نسل کے لئے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور اسلامی سپہ سالاروں، حکمرانوں کے درخشندہ اوراق سے بہتر کوئی ہدایت نامہ نہیں، صحابہ کرامؓ کی زندگیوں سے بہتر اسلام کی کوئی تجرباتی تصویر نہیں آج کا مسلمان جس ماضی سے کٹ کر مارا مارا پھر

رہا ہے اسے دوبارہ اپنی اقدار پر سجدہ ریز ہونا ہوگا، ورنہ الحاد و مغربیت کا وہ کھلا ہوا منہ ایسے طریقے سے نگلنے کو بے تاب ہے کہ اس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا۔

آیئے..... مسلم امہ کے آنگن میں روشن اس آفتاب سے روشنی پائیں، صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کے تابندہ کرداروں سے حیات مستعار سنواریں، دنیائے کفر سے منہ موڑ کر اسلامیت اور محمدیت کو سینے سے لگائیں..... کفر و شرک کے اندھیروں میں جماعت رسول کے چراغ جلائیں، محمدی اصولوں پر قائم صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کو حرز جان بنا کر نئی نسل کو اسلام پر باقی رکھیں۔ خدائی دستاویز (قرآن) اور محمدی مشعل (احادیث) کے جواہرات کو سمجھنے کیلئے اسی پہلے عہد کے لوگوں کو رہنما تسلیم کریں، اپنی اپنی بولیاں بند کر کے انہی کرنوں سے صحن چمن کو منور کریں، جو آفتاب رسالتؐ سے صحابہ کرامؓ کی صورت میں روشن ہیں۔

روشنی کے ان میناروں کے بغیر ہدایت الٰہی اور احکام محمدی کی ضیا پاشی کا تصور کرنا جہاں خود کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے، وہاں ہدایات ابدی کا سچا مفہوم اور حقیقی معنی سمجھنے میں غلطی کا شدید خطرہ ہے، پھر فتنوں کے دور آشوب اور گمراہیوں کے نشیب و فراز میں ایک مسلمان کیلئے صحابہ کرامؓ ہی ایسی ہستیاں ہیں جو خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حقیقی اور اس کے اصلی تقاضے کو من و عن دنیا کے سامنے پیش کر سکتی ہیں۔

ہمیں ذاتی عقل، انفرادی سوچ، انا و لاغیری کے تمام جاہلانہ تصورات سے تہی ہو کر جماعت رسولؐ پر اعتماد کرنا چاہئے۔ خدائی اور محمدی تصریحات کو جو ان کی ثقاہت و استناد کی گواہ ہیں دل و جان سے تسلیم کرنا چاہئے۔ پھر سارے دین کی تفہیم اور ساری شریعت کو جاننے کیلئے اسی جماعت کو آئیڈیل قرار دینا چاہئے۔ بلاشبہ انسانوں کی ہدایت کا اس سے بہتر کوئی راستہ نہیں جس کے مطابق

ایک شخص خدا اور اس کے رسول کی تعلیمات ان کی قابل فخر جماعت صحابہ کرام اور اہل بیت عظامؓ کے ذریعے با آسانی سمجھ کر صراط مستقیم پر گامزن ہو سکتا ہے۔

سپاہ صحابہؓ میں شمولیت کیوں ضروری ہے؟

ان تمام حالات کے بعد آپ کو یقیناً یہ بات معلوم ہو گئی ہو گی کہ سپاہ صحابہؓ کے مشن اور نصب العین کی حمایت اور اس کے پروگرام میں ہر مسلمان کی شمولیت کیوں ضروری ہے۔

سپاہ صحابہؓ کی دعوت کے مرکزی نقطے ہیں، غلبہ اسلام کی جدوجہد اور ناموس صحابہؓ کا تحفظ۔ پہلا نقطہ وہ عظیم مقصد ہے جسے قرآن عظیم میں لیظہرہ علی الدین کلہ کے تحت محمدیؐ نبوت کا حقیقی نصب العین قرار دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا واضح حکم ہے کہ پوری دنیا پر اسلام کو غالب کرنا میرے رسول کی آمد کا حقیقی مقصد ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی آمد و بعثت کا حقیقی نصب العین کن لوگوں کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچا، اسلام کی ساری تاریخ گواہ ہے پوری دنیا پر دین اسلام کا غلبہ اس وقت ہوا جب حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں دنیا کی دو بڑی طاقتوں قیصر و کسریٰ کو زیر و زبر کر کے 22 لاکھ مربع میل کے خطے پر محمدیؐ شریعت کو نافذ کیا۔ حضرت فاروق اعظمؓ کی تاریخ ساز کامیابی سے مقصد نبوت کی تکمیل ہو گئی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر دورِ نبوت میں بھی اسلام کے غلبے کیلئے خلافت راشدہؓ کو آلہ اور ذریعہ بنایا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی آمد کے مقاصد کی تکمیل بھی صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدینؓ کی فتوحات کا ثمرہ ہیں تو آج بھی دنیا بھر میں اسلام کا غلبہ اور اس کی شان و شوکت دور خلافت راشدہ کی پیروی اور ان کے اصولوں پر عمل درآمد میں ممکن ہے۔ ہم لاکھ مرتبہ اسلام اسلام کے راگ الاپیں جب تک

اسلام کے تجرباتی دور خلافت کو مشعل راہ نہیں بنایا جائے گا ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ غلبہ اسلام کی جدوجہد ہمارا مرکزی نقطہ ہے اور اس جدوجہد کا مرکزی نقطہ خلفاء راشدینؓ کی عظمت کا فروغ ہے اگر کوئی شخص خلفاء راشدینؓ کو نہ مانے، ان کی عظمت ہی کا منکر ہو، انہی کو کافر و مرتد اور منافق قرار دے تو ہم غلبہ اسلام کی جدوجہد نہیں کرسکتے۔ سب سے پہلے غلبہ اسلام کی جدوجہد کے مرکزی کرداروں کی ثقاہت و عظمت پر ایمان لانا ہوگا۔ سپاہ صحابہؓ اس جدوجہد کو حرز جاں بنا چکی ہے، ہمارا دوسرا مرکزی نقطہ ناموس صحابہؓ کا تحفظ ہے ایران کے شیعی انقلاب کے بعد جس طرح روافض نے دنیا بھر میں اپنے سابقہ کردار اور روایات کی روشنی میں نئے انداز سے 13 زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت کے ذریعے صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ، اہل بیت عظامؓ (امہات المومنینؓ) کی تکفیر کا بازار گرم کیا اس پر اگر خاموشی کا اظہار کیا جاتا تو آج پاکستان ہی نہیں دنیا بھر میں شیعہ انقلاب اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر و تفسیق کا بازار گرم ہوجاتا، اس صورت میں اسلام کی ساری عمارت جو صحابہ کرامؓ کی جدوجہد اور گواہی و کارگزاری کا ثمرہ ہے زمین بوس ہوجاتی..... سپاہ صحابہؓ نے امت مسلمہ کو اسلام کے نام پر اسلام میں نقب لگانے والوں سے خبردار کرکے 15 ویں صدی کا سب سے بڑا اسلامی فریضہ ادا کیا ہے۔ منافقت و دجل کے پیکروں کو بے نقاب کرکے پوری امت کو اسلام دشمنوں کی دسیسہ کاریوں سے محفوظ رکھا ہے۔

بعض لوگ سپاہ صحابہؓ کی اس جدوجہد کو فرقہ واریت کا نام دے کر جو جھوٹا پروپیگنڈہ کررہے ہیں ان میں کئی حضرات کو اس کے نصب العین ہی سے واقفیت نہیں۔ کئی لوگ دشمنان صحابہؓ کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہوکر اس عالمی مذہبی اور دینی جماعت کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ حقیقت میں ہمارا مشن غلبہ اسلام کی

جدوجہد اور ناموس صحابہؓ کا تحفظ ہے اس میں شریک ہونا ہر مسلمان کا مذہبی اور دینی فریضہ ہے۔ اگر آپ حضرات اپنی مصروفیات اور بعض مجبوریوں کے ساتھ اس جماعت میں باقاعدہ شامل نہیں ہو سکتے تو کم از کم اس کے مشن کے فروغ اور نصب العین کے ابلاغ میں معاون بنیں، اس کا دعوتی لٹریچر عام کرنے، اس کے سالانہ امدادی فنڈ کا ٹکٹ حاصل کرنے میں اس کے ساتھ تعاون کریں۔ اگر آپ کسی جگہ سرکاری ملازم ہوں، یا کسی تعلیمی ادارے میں کام کر رہے ہوں، وہاں بھی سپاہ صحابہؓ کے عالمگیر پیغام کو پھیلا سکتے ہیں۔

سپاہ صحابہؓ میں شمولیت کیلئے ضروری ہے کہ آپ ضروریات دین پر ایمان رکھتے ہوں، اسلام دشمنوں کی کاروائیوں کو ختم کر کے صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کی تعلیمات کے ابلاغ کا جذبہ رکھتے ہوں۔ سپاہ صحابہؓ کے مشن اور نصب العین کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہوں۔ آپ کا تعلق مسلمانوں کی کسی سیاسی اور مذہبی جماعت سے ہو۔ آپ وحدت امت کے اس عظیم پلیٹ فارم پر عہد حاضر میں ہر مسلمان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہو سکتے ہیں...... مجھے امید ہے کہ اس مختصر تحریر کے بعد آپ عقائد کی تصحیح، معاشرتی زندگی، نئی نسل کی تعمیر...... کو اسلام کا سچا نمونہ بنانے کیلئے صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے بیان کردہ اسلام اور تعبیر شریعت کے ذریعے ہر قسم کی بدعات و رسوم، من گھڑت افکار...... بے بنیاد نظریات...... سے نجات حاصل کر سکتے ہیں...... یہی وہ فکری اساس ہے...... جس کے ذریعے ہر مسلمان کا سپاہ صحابہؓ میں شامل ہونا ضروری ہے...... خواہ حنفی ہو، شافعی ہو، مالکی ہو، حنبلی ہو، دیوبندی ہو، بریلوی اور اہلحدیث ہو۔